جرس کارواں

امریکی شرائط مسترد کر کے ملا محمد عمر نے عالم اسلام کے جذبات کی ترجمانی کی ہے
دیگر مسلم ممالک بھی اس سے سبق حاصل کریں۔ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر

مجلس عمل علماء اسلام پاکستان کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے امارت اسلامی افغانستان کے سربراہ ملا عمر کی طرف سے امریکی شرائط مسترد کرنے کے اعلان کا پرجوش خیر مقدم کا ہے اور ایک بیان میں کہا ہے کہ امارت اسلامی افغانستان کے امیر المومنین نے امریکی امداد کو قبول نہ کرنے کا اعلان کر کے اسلامی حمیت وغیرت کے مظاہرہ کیا ہے اور پورے عالم اسلام کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کا طریقہ واردات ہی یہی ہے کہ وہ امداد اور قرضوں کے نام پر غریب ملکوں کو گھیرے میں لیتے ہیں اور سود در سود کی لعنت کے شکنجے میں کس کر پھران پر اپنی مرضی کی شرائط مسلط کر دیتے ہیں اور قرضے اور امداد کی آڑ میں اپنا فلسفہ اور ثقافت دنیا میں پھیلاتے ہیں جس کا عملی مظاہرہ ہم عرب ممالک بلکہ خود پاکستان میں کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث نے کہا کہ طالبان کی اسلامی حکومت نے افغانستان میں قناعت کی زندگی اختیار کر کے اور بیرونی قرضوں اور امداد سے استغنا ظاہر کر کے خلفاء راشدین کی یاد تازہ کر دی ہے اور جب تک امارت اسلامی افغانستان اس خالص اسلامی طریقہ پر قائم رہے گی' دنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔

انہوں نے کہا کہ دنیا کی تمام مسلم حکومتوں کو طالبان کی غیور اسلامی حکومت سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور بیرونی امداد اور قرض کی معیشت سے نجات حاصل کر کے سادگی اور قناعت کی بنیاد پر اسلامی نظام معیشت اختیار کرنا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر ہم نہ اپنے مسائل حل کر سکتے ہیں اور نہ ہی کفر وظلم کے نظام سے نجات حاصل کر کے اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔

کشمیر کے بارے میں امریکی دباؤ قبول کرنا بے حمیتی ہے
مولانا فداء الرحمن درخواستی

پاکستان شریعت کونسل کے امیر مولانا فداء الرحمن درخواستی نے کارگل محاذ کے بارے میں امریکی صدر بل کلنٹن اور پاکستان کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کے مشترکہ اعلامیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کے ساتھ دغا کیا ہے اور گزشتہ پچاس برس کی تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان کو جو نقصان بھی پہنچا اس کے پیچھے امریکی سازش کار فرما رہی ہے اس لیے مسئلہ کشمیر کے بارے میں امریکہ پر اعتماد کرنا اور اس کے کسی دباؤ کو قبول کرنا بے حمیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین نے دس سال کی طویل جدوجہد اور بے پناہ قربانیوں کے ساتھ میدان جنگ میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں' انہیں امریکی خواہشات کی نذر کر دیا گیا ہے۔ مولانا درخواستی نے کہا کہ ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم مسلسل امریکی تسلط کا شکار ہیں اور ہمارے حکمرانوں میں امریکہ سے یہ کہنے کا حوصلہ نہیں ہے کہ ہم اپنے فیصلے خود کریں گے اور اپنے قومی مفادات کے خلاف کوئی دباؤ قبول نہیں کریں گے' انہوں نے ملک کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں سے پر زور دیا ہے کہ اس وقت ہمارا سب سے بڑا مسئلہ امریکی تسلط سے نجات حاصل کرنا ہے اس لیے امریکی پالیسیوں اور مداخلت کے خلاف ملک کی رائے عامہ کو منظم کرنے اور امریکہ کے خلاف پر جوش تحریک چلانے کی ضرورت ہے کیونکہ جب تک ہم اپنے فیصلے خود کرنے کا اختیار حاصل نہیں کریں گے اس وقت تک کسی مسئلہ کو حل کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں گے۔ مولانا فداء الرحمن درخواستی نے کشمیری مجاہدین کے ساتھ مکمل یک جہتی اظہار کرتے ہوئے انہیں بھرپور حمایت وتعاون کا یقین دلایا ہے۔

آکسفورڈ میں دار العلوم ندوۃ العلماء کا قیام

مغربی دنیا کے معروف تعلیمی مرکز "آکسفورڈ" میں ندوۃ العلماء لکھنؤ کی طرز پر "دار العلوم ندوۃ العلماء" آکسفورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ندوہ کے دو ممتاز فضلا مولانا ریاض احمد ندوی اور مولانا محمد اکرم ندوی اس دینی درسگاہ کے قیام میں پیش پیش ہیں جبکہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاذ حدیث اور مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی دامت برکاتہم کے نواسے مولانا سید سلمان حسینی ندوی دار العلوم آکسفورڈ کے تعلیمی بورڈ کے چیئرمین ہیں۔

۴ جولائی ۹۹ء کو "دار العلوم آکسفورڈ" کے افتتاح کی باضابطہ تقریب منعقد ہوئی جس میں مولانا سید سلمان حسینی ندوی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے جبکہ دیگر خصوصی مہمانوں میں کویت کے الشیخ محمد الیعقوبی'

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ منصوری، جامعہ الہدیٰ نوٹنگھم کے پرنسپل مولانا رضاء الحق سیاکھوی اور بزرگ عالم دین مولانا مفتی محمد اسماعیل کچھلوی شامل تھے۔

تقریب میں برطانیہ کے مختلف شہروں سے ارباب علم و دانش کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اور مولانا سید سلمان ندوی، مولانا ریاض ندوی اور دیگر مقررین نے دور حاضر کی علمی ضروریات کے ساتھ ساتھ دارالعلوم آکسفورڈ کے مقاصد اور پروگرام پر روشنی ڈالی۔

تقریب کے شرکاء کو بتایا گیا کہ مغربی معاشرہ کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ندوۃ العلماء لکھنؤ کی طرز پر دینی علوم و فنون کا پانچ سالہ مختصر نصاب شروع کیا جا رہا ہے۔ دارالعلوم کا بنیادی ہدف یہ ہے کہ فارغ التحصیل علماء کرام اسلام اور ملت اسلامیہ کو درپیش آج کے چیلنج کو سمجھیں اور ان میں اس کے مقابلہ کی استعداد اور صلاحیت پیدا کی جائے۔

کشمیری مجاہدین کے ساتھ مکمل یک جہتی کا اظہار

ابوبکرؓ مسجد ساؤتھ آل لندن میں منعقدہ ایک جلسہ میں اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ کشمیر کی آزادی کا واحد راستہ جہاد ہے اور کارگل کی پہاڑیوں سے مجاہدین کو واپس بلانے کا فیصلہ جہاد کشمیر کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ جلسہ سے جماعت اسلامی آزادی کشمیر کے امیر جناب عبد الرشید ترابی ایم ایل اے، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی اور آل جموں و کشمیر جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا قاری محمد عمران خان جہانگیری نے خطاب کیا اور اس میں علاقہ کے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

جناب عبد الرشید ترابی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجاہدین کسی کے کہنے پر کارگل نہیں گئے تھے بلکہ یہ ان کا اپنا جذبہ ہے جس نے انہیں بھارتی فوج کے خلاف صف آرا کیا۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر اور پاکستان کی دینی جماعتیں کشمیری مجاہدین کی پشت پناہی کے لیے متحد ہیں۔ مولانا زاہد الراشدی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جہاد افغانستان کی برکت سے پوری دنیا میں جہاد کا عمل زندہ ہو چکا ہے اور کشمیر، فلسطین، کسووو، مورو، اراکان، چیچنیا اور دیگر خطوں میں مجاہدین آزادی جہاد کے جذبہ سے سرشار ہو کر کفر کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام کی جنگ اپنی آزادی اور جائز حقوق کی جنگ ہے اس میں دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کو ان کی کھل کر حمایت کرنی چاہیے۔ مولانا محمد عمران خان جہانگیری نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جہاد اسلام کا مقدس فریضہ اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت ہے اور کشمیری مجاہدین اس سنت پر عمل کرتے ہوئے جو بے پناہ قربانیاں دے رہے ہیں، وہ رائیگاں نہیں جائیں گی اور کشمیر بالآخر آزاد ہو کر رہے گا۔

جلسہ کے اختتام پر مسجد ابوبکر ساؤتھ آل لندن کے منتظمین حاجی محمد اشرف خان، عبد الستار شاہد اور حاجی محمد حنیف خان نے جلسہ کے شرکاء اور معزز مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

نوٹنگھم میں سیرت کانفرنس سے علماء کرام کا خطاب

عالمی جماعت اہل سنت نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ مکرمہ کی قبر کی بے حرمتی کے مبینہ واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے سعودی عرب کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں اصل صورت حال کی وضاحت کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کو اعتماد میں لیا جائے۔ یہ مطالبہ عالمی جماعت اہل سنت کی سالانہ سیرت کانفرنس میں ایک قرارداد کی صورت میں کیا گیا جو مدنی مسجد نوٹنگھم (برطانیہ) میں مولانا کریم اللہ خان کی زیر صدارت منعقد ہوئی اور جس سے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاذ الحدیث مولانا سید سلمان حسینی ندوی، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے راہنما مولانا قاری خبیب احمد عمر، مدنی ٹرسٹ نوٹنگھم کے چیئرمین ڈاکٹر اختر الزمان غوری، کل جماعتی کشمیر رابطہ کمیٹی کے صدر مولانا قاری تصور الحق اور ان کے علاوہ مولانا اورنگزیب خان، مولانا محمد لقمان، مولانا محمد عرفات، مولانا قاری سید ابرار حسین شاہ، مولانا محمد حسین اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ کی قبر مبارک کے بارے میں عالمی جماعت اہل سنت کے کنوینر مولانا رضاء الحق سیاکھوی نے قرارداد پیش کی جو کانفرنس میں متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مکرمین اور مقدس خاندان کے ساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں کی عقیدت و محبت ایک فطری امر ہے اور کسی بھی حکومت کو اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اس لیے سعودی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اطلاع کے بارے میں اصل اور صحیح صورت حال سے ملت اسلامیہ کو باخبر کرے کہ خدانخواستہ سیدہ آمنہ کی قبر مبارک مسمار کر دی گئی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا ہے تو یہ بات پورے عالم اسلام کے لیے قطعی طور پر ناقابل برداشت ہوگی۔

مولانا سید سلمان حسینی ندوی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "سیرت" کا اصل معنی چلنا ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے پر چلے، وہی ان کی سیرت ہے اس لیے سیرت صرف وعظ کہنے یا بیان کرنے اور سننے کا نام نہیں ہے بلکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کو سیرت کہا جاتا ہے اور سیرت کے نام پر اجتماعات کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و فرمودات اور حالات سے واقفیت حاصل کی جائے اور خود کو اس سانچے میں ڈھالنے کا عزم کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانا اور انہیں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روشناس کرانا دنیا کے ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اور غیر مسلم اکثریت کے ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا اہتمام کریں اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسنت کے مطابق انسانی سوسائٹی کو جرائم اور برائیوں سے پاک کرنے کے لیے محنت کریں۔

انہوں نے کہا کہ انسانی معاشرہ آج پھر اسی جاہلیت کا شکار ہے جس جاہلیت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو نجات دلائی تھی اور آج جس تمدن کو یورپ اور مغرب کے لوگ ترقی اور تہذیب کے عنوان سے پیش کرتے ہیں، یہ وہی جاہلانہ اقدار اور معاشرت ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل عرب معاشرہ میں رائج تھی اس لیے اس جاہلیت کے خاتمے کے لیے ہمیں اسی طرز پر محنت کرنا ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ہمیں ملتی ہے۔

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم اور سنت رسول آپس میں لازم وملزوم ہیں اور سنت نبویؐ کو بنیاد تسلیم کیے بغیر کسی مسلمان کا قرآن کریم پر ایمان ممکن ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کی اصل تعبیر وتشریح وہی ہے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و سیرت کی صورت میں تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہے اور اس سے ہٹ کر قرآن کریم کی کوئی بھی تشریح اور تعبیر گمراہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نمائندہ قرار دے کر قرآن کریم میں یہ ہدایت کر دی ہے کہ وہ جس کام کے کرنے کا حکم دیں، وہ کرو اور جس کام سے روکیں اس سے رک جاؤ تو اس کی روشنی میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی بھر کے تمام ارشادات قرآن پاک کی تعلیمات ہی کا حصہ قرار پاتے ہیں۔

تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے راہنما مولانا قاری خبیب احمد عمر جہلمی نے سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ ازواج مطہراتؓ خلفاء راشدینؓ محدثینؒ، فقہاءؒ اور اولیاء کرامؒ کی محبت و عقیدت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ادب وعقیدت ہی سے کسی مسلمان کو ایمان کی حقیقی لذت حاصل ہوتی ہے۔

انہوں نے پاکستان میں توہین رسالتؐ پر موت کی سزا کے قانون میں ردوبدل کے لیے بیرونی دباؤ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اس سلسلہ میں ہم پر دباؤ ڈالنا ہمارے ایمان اور دین کے معاملات میں مداخلت ہے جسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہ کرامؓ کے تحفظ کے لیے مسلمان کسی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔

ایک عیسائی جوڑے کا قبول اسلام

گزشتہ دنوں جمعیت علماء اسلام پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری ڈاکٹر غلام احمد نقشبندی کے ہاتھ پر دو عیسائی جوڑوں (۱) طارق مسیح ولد جلال مسیح اور ساجدہ دختر نواب مسیح، (۲) گلشن مسیح اور بھولی مسیح نے اسلام قبول کیا۔ موخر الذکر جوڑے کے اسلامی نام کلثوم اور مشتاق احمد رکھے گئے۔ عدالتی اجازت کے بعد دونوں جوڑوں کا نکاح بھی کر دیا گیا۔ اللہ انہیں دین حق پر استقامت عطا کرے، آمین۔

مولانا محمد رابع حسنی ندوی کا مکتوب گرامی

مکرم و محترم جناب ابو عمار زاہد الراشدی صاحب۔ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ ملا، خوشی ہوئی، آپ حضرات اعلام اور ذہن سازی کا اسلامی کام انجام دے رہے ہیں، وہ ہم کو بہت وقیع محسوس ہوتا ہے اور ہم کو آپ کے کام کی بڑی قدر ہے، اس وقت اس کام کی بے حد ضرورت ہے۔

غیر مسلموں میں اسلام کا تعارف اور مسلمانوں میں اسلامی ذہن سازی اور یہ عملی سیاست اور گروہی عصبیت کے اس خطرناک دور میں اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کہ سنجیدہ اور ٹھوس طریقہ سے کام کیا جائے۔ "الشریعہ" کے پرچے عام طور پر نہیں پہنچتے۔ آپ نے چند پرچے بھیجے ہیں ان شاء اللہ مطالعہ کروں گا۔ مجھے یہ پرچہ پسند ہے۔ اس میں مفید ڈھنگ سے کام انجام دیا جا رہا ہے۔

حضرت مولانا کا مرض تو الحمد للہ دور ہو گیا ہے لیکن کمزوری باقی ہے، ان کا سفر یورپ تو بہت مشکل ہے۔ اگر بفرض محال ہوا تو ان شاء اللہ اطلاع دیں گے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

مخلص محمد رابع حسنی ندوی

مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

حالات وواقعات

این جی اوز کا مطالبہ

حکومت پاکستان نے بعض اخباری اطلاعات کے مطابق این جی اوز یعنی (نان گورنمنٹل آرگنائزیشنز) کے خلاف کاروائی شروع کر دی ہے اور سرکاری حلقوں کے بقول اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرنے والی تنظیموں پر پابندی لگانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

یہ غیر سرکاری تنظیمیں عوامی فلاح و بہبود، صحت، تعلیم اور رفاہ عامہ کے دیگر کاموں میں عوام کی خدمت کے عنوان سے کام کرتی ہیں۔ انہیں بین الاقوامی ادارے اس نام سے خطیر رقم فراہم کرتے ہیں اور پاکستان میں ایسی تنظیموں کی تعداد ہزاروں میں بیان کی جاتی ہے مگر حکومتی حلقوں کا کہنا ہے کہ ان میں سے بہت سی تنظیمیں جعلی ہیں جن کا وجود صرف بورڈ یا لیٹر پیڈ تک محدود ہے اور وہ صرف اس کام سے لاکھوں روپے کی رقوم بٹورنے میں مصروف ہیں جبکہ عملاً کام کرنے والی تنظیموں میں ایک بڑی تعداد ایسی تنظیموں کی ہے جو عیسائیت کی تبلیغ، انسانی حقوق کے نام پر اقلیتوں اور عورتوں کو اسلامی احکام کے خلاف ورغلانے، ملکی سالمیت و وحدت کے خلاف علاقائی اور لسانی عصبیتوں کے نام پر فضا ہموار کرنے اور اسلامی احکام و قوانین کے خلاف عوام میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے کام کر رہی ہیں حتیٰ کہ پنجاب کے وزیر پیر محمد بنیامین رضوی کے بقول بعض تنظیموں کے ایجنڈے میں یہ بات شامل ہے کہ عوام میں ملک کے دفاع کے لیے اخراجات میں کمی کا ذہن پیدا کیا جائے اور فوج کا سائز کم کرنے کے لیے فضا ہموار کی جائے۔

اس پس منظر میں حکومت نے اگر ان تنظیموں کے معاملات کی تحقیقات اور اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرنے والی تنظیموں کے خلاف کاروائی کا فیصلہ کیا ہے تو یہ یقیناً خوش آئند فیصلہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی این جی اوز کی ملک گیر تنظیم آل پاکستان این جی اوز ایسوسی ایشن (اپنا) کے نام سے سامنے آگئی ہے اور اس کا ایک مطالبہ اخبارات میں آیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کسی این جی او کے خلاف اس وقت تک کاروائی نہ کی جائے جب تک اس تنظیم یعنی "اپنا" کو اعتماد میں نہ لے لیا جائے۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کسی بھی کیس کا فیصلہ "اپنا" کی مقرر کردہ کمیٹی کے ساتھ مل کر کیا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس مطالبہ میں کوئی معقولیت نہیں ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ این جی اوز اپنے معاملات کی تحقیقات اور اپنے خلاف کاروائی میں جج کا منصب بھی خود ہی حاصل کرنا چاہتی ہیں اور یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف جھوٹا الزام عائد کر کے اس کا فیصلہ بھی خود ہی صادر کر دیا تھا۔ بہرحال ہم این جی اوز کے بارے میں حکومتی تحقیقات اور کاروائی کی حمایت کرتے ہیں اور متعلقہ حکام سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں کسی اندرونی اور بیرونی دباؤ کا شکار نہ ہوں اور اسلام اور پاکستان کے مفاد کو ہر بات پر مقدم رکھیں۔

پاکستان کا مروجہ عدالتی نظام

لاہور ہائی کورٹ کے محترم جج جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے نے روزنامہ جنگ لندن ۱۴ جون ۹۹ء کی رپورٹ کے مطابق وکلاء کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارا عدالتی نظام مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے اور اگر اس نظام کے ساتھ جج صاحبان اور وکلاء کی روزی وابستہ نہ ہوتی تو یہ کبھی کا ختم ہو چکا ہوتا۔ جسٹس موصوف کا کہنا ہے کہ اس نظام سے عام آدمی کو ریلیف اور انصاف نہیں ملتا اور لوگوں کا اس سسٹم پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے۔ مروجہ عدالتی نظام برصغیر میں مغل اقتدار کے خاتمے کے بعد برطانوی حکمرانوں نے نوآبادیاتی مقاصد کے لیے رائج کیا تھا۔ اور جب تک اسے نافذ کرنے والے حکمران خود موجود رہے، یہ نظام ان کے مقاصد پورے کرنے کے ساتھ ساتھ اس لحاظ سے امن عامہ کے قیام واہتمام میں بھی ایک حد تک مفید رہا کہ اسے نافذ کرنے اور چلانے والے اس کے ساتھ مخلص تھے اور یہ سسٹم ان کے فلسفہ اور ترجیحات کے ساتھ ہم آہنگ تھا مگر قیام پاکستان کے بعد اس نظام کی افادیت کلیتاً ختم ہو کر رہ گئی کیونکہ جن عوام پر یہ نظام نافذ تھا، ان کی تو اس کے ساتھ پہلے ہی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اب اس سسٹم کو چلانے والے عناصر کی بھی اس نظام کے ساتھ صرف اس حد تک کمٹ منٹ باقی رہی کہ یہ ان کے مفادات کی حفاظت کرتا رہے اور مراعات کے حصول کا ذریعہ بنا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نوآبادیاتی عدالتی نظام معاشرہ میں جرائم کے خاتمہ اور امن وامان کے قیام کا ذریعہ بننے کے بجائے بد عنوانی، نا انصافی، رشوت ستانی اور نا اہلی کی آماجگاہ بن کر رہ گیا ہے اور لاقانونیت اور جرائم میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس عدالتی نظام کی ناکامی پر ایک عرصہ سے بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے جسے جسٹس رمدے نے ذرا صاف لہجے میں دہرا دیا ہے ورنہ یہ ناکامی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور ہر باشعور شہری اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ مگر اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ نظام کی ناکامی کا ورد کرتے رہنے کے بجائے اس کی تبدیلی کے لیے ٹھوس پیش رفت کی جائے اور جس مقصد کے لیے آزادی کی جنگ لڑی گئی تھی اور پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کا اہتمام کیا جائے کیونکہ اس کے بغیر نہ معاشرہ جرائم اور لاقانونیت سے نجات حاصل کر سکے گا اور نہ ہی پاکستان صحیح معنوں میں پاکستان بن پائے گا۔